THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the February 14, 2023
(324th Session)
Volume VIII, No.14
(Nos.01-14)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume VIII *SP.VIII (14)/2023*
No.14 *15*

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Point of Order raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding the letter written by the Attorney General of Pakistan to the Federal Minister for Law and Justice 3
   - Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice 4
   - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition..... 5

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Tuesday, the February 14, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at four minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾
وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥١﴾
كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا
بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى
تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾

ترجمہ: اور آسمان کو ہم نے قوت سے بنایا ہے، اور ہم یقیناً وسعت پیدا کرنے والے ہیں۔ اور زمین کو ہم نے فرش بنایا ہے، چنانچہ ہم کیا خوب بچھانے والے ہیں۔ اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے ہیں، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ لہٰذا دوڑو اللہ کی طرف۔ یقین جانو، میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صاف صاف خبردار کرنے والا (بن کر آیا) ہوں۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ۔ یقین جانو، میں اس کی طرف سے تمہارے لیے صاف صاف خبردار کرنے والا (بن کر آیا) ہوں۔ اسی طرح ان سے پہلے جو لوگ تھے، ان کے پاس بھی کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس کے بارے میں انہوں نے یہ نہ کہا

ہو کہ: 'جادو گر ہے، یا دیوانہ ہے'۔ کیا یہ ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں؟ نہیں، بلکہ یہ سرکش لوگ ہیں۔ لہٰذا (اے پیغمبر ﷺ) تم ان سے بے رخی اختیار کرو، کیونکہ تم قابل ملامت نہیں ہو۔ اور نصیحت کرتے رہو، کیونکہ نصیحت ایمان لانے والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

سورۃ الذّٰریٰت (آیات نمبر 47 تا 55)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ ایک منٹ، اگر question hour لے لوں۔ جی وزیر قانون صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر قانون): جناب چیئرمین! آپ کو بھی چٹھی پہنچی ہو گی۔

جناب چیئرمین: تارڑ صاحب! کون سی والی؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی Attorney General والی۔

جناب چیئرمین: جی Attorney General Sahib نے مجھے بھی چٹھی لکھی ہے، Chief Justice Sahib کیا clarification دینا چاہ رہے تھے؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی Chief Justice Sahib نہیں دینا چاہ رہے تھے، Attorney General Sahib نے narrative دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں اس دن عدالت میں موجود تھا، میڈیا پر ایک خبر آئی اور circulate ہوئی۔

جناب چیئرمین: Attorney General Sahib نے clarification دی ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی Attorney General Sahib نے مجھے ایک چٹھی امانتاً بھیجی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اسے ایوان کے سامنے رکھ دیا جائے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ وہ عدالت میں موجود تھے، سوشل میڈیا پر خبر چلی کہ کورٹ میں یہ کہا گیا کہ ملک کا صرف ایک ہی وزیر اعظم دیانتدار تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہے بلکہ اس وقت ان decisions کی بات ہوئی تھی جن کے ذریعے 1988 اور 1993 کی اسمبلیاں توڑی گئی تھیں۔ چیف جسٹس صاحب نے خصوصاً 1988 والے فیصلے کی طرف refer کیا جس کے ذریعے اس وقت کی اسمبلی توڑی گئی تھی۔ جب وہ dissolve ہوئی اور اس کے restoration کا کیس سپریم کورٹ میں تھا، انہوں نے restoration نہ کرکے جو الیکشن کروانے کا کہا، انہوں نے کہا کہ یہ غلط بات تھی اور وہ فیصلہ

unconstitutional تھا۔ انہوں نے مجھے یہ بات کرنے کے لئےaddress کیا۔ اس کی ایک کاپی آپ کو بھی بھیج دی ہے۔

جناب چیئرمین: جی بالکل اس کی کاپی مجھے بھی مل گئی ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: انہوں نے یہ honourable Parliamentarians and Senators کے ریکارڈ کی درستی کے لئے بھیجا ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ سوشل میڈیا reportsدرست نہیں تھیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن پہلےquestion hour ہے۔ اس کے بعد آپ بات کیجئے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مجھے یہی لگ رہا ہے کہ آپ لوگ آج سیشن چلانے کے موڈ میں نہیں ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن بیٹھ جائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی سینیٹر میاں رضا ربانی۔

Point of Order raised by Senator Mian Raza Rabbani regarding the letter written by the Attorney General of Pakistan to the Federal Minister for Law and Justice

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ ایک نہایت افسوسناک بات ہے کہ the Attorney General has dared and I want to use the word 'deliberately' and continue to say that he has deliberately dared to clarify the proceedings which had taken place in this House. Attorney General under the Constitution has a privilege کہ وہ دونوں ایوانوں میں آکر بیٹھ سکتے ہیں۔ He is not a member of this House so he cannot control the

proceedings of the House. He cannot talk on behalf of this House nor can he issue any clarification on behalf of this House. یہ بات بالکل واضح ہے۔ اگر اٹارنی جنرل پارلیمنٹ اور عدلیہ کے ہیں تو جب Judiciary کی طرف سے پارلیمنٹ پر attack ہوتا ہے، جب عدلیہ کی طرف سے پارلیمنٹ کی پیٹھ پر کوڑے مارے جاتے ہیں تو اس وقت اٹارنی جنرل کو کورٹ میں کھڑے ہو کر پارلیمنٹ کو defend کرنا چاہیے۔

This House takes serious exception to the letter written by the Attorney General to you....

Mr. Chairman: It has not been written to me but to the Minister of Law and Justice.

Senator Mian Raza Rabbani: I will repeat then that this House takes serious exception to the letter written by the Attorney General to the Minister of Law and Justice. I also take serious exception to the fact that the same letter be placed before the record of this House. That letter should not be placed on the record of this House.

جناب چیئرمین: یہ ایوان کے ریکارڈ کے لئے نہیں ہے۔ جی وفاقی وزیر برائے قانون و انصاف۔

Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں clarify کرنا چاہوں گا۔ The Attorney General has sent me the letter because neither I nor Senator Mian Raza Rabbani was present in the Court. سینیٹر میاں رضا ربانی میرے لئے محترم ہیں۔ وہ ہمارے بزرگ ہیں اور میرے لئے استادوں جیسے ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کا کوئی issue بنایا جائے۔ انہوں نے صرف یہ تصحیح کی کہ سوشل میڈیا پر جو باتیں آئی تھیں، وہ توڑ مروڑ کر پیش کی گئی تھیں۔ جن الفاظ پر یہ بحث چل پڑی ہے، یہ الفاظ کورٹ میں ادا ہی نہیں کئے گئے تھے۔ اٹارنی جنرل حکومت کا حصہ ہیں اور Principal law officer ہیں۔ انہوں نے مناسب سمجھا کہ وہ یہ بات مجھے communicate کریں۔ میں نے

وہ وضاحت آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ میرے خیال میں اس میں deep down جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سینیٹر میاں رضا ربانی! اس میں ان کے کسی right کی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کوئی comment نہیں کیا ہے۔ انہوں نے اپنے طور سے صرف یہ تصحیح کی کہ میں کورٹ میں موجود تھا اور میرے سامنے ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ اگر کسی نے نیک نیتی سے یہ چیز کی ہے تو ہمیں اسے criticize کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سینیٹر میاں رضا ربانی! یہ رجسٹرار کا بھی issue نہیں ہے۔ This letter is neither addressed to the Honourable Chairman nor to the Senators. It is a matter between the Law Minister and the Attorney General. I have just informed the House انہوں نے کہا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ اگر کوئی گستاخی ہو گئی ہے تو میں اس کی معافی چاہتا ہوں۔ ادارے ہم سب کے ہیں۔ اگر کسی ادارے نے 1993 کے کیس کو سنتے ہوئے یہ کہا کہ 1988 کی اسمبلی کو بحال کرنا چاہیے تھا تو اس میں کوئی بری بات نہیں ہے۔ ہم تاریخ سے سبق سیکھتے ہیں۔ میں نے صرف اس fact کی تصحیح کی ہے اور وہ آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ بجائے چیزوں کو complicate کرنے کے، میرے خیال میں ہمیں آگے چلنا چاہیے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی اپوزیشن براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ پہلے question hour لیتے ہیں۔ جی سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ ایوان کی بات ہے۔ سپریم کورٹ کے حوالے سے ایوان میں دو، تین باتیں ہوئی تھیں۔ پہلی بات Prime Ministers کے حوالے سے تھی کہ ان میں کون ایماندار تھا اور کون نہیں۔ سپریم کورٹ نے یہ اہم بات نیب قوانین میں ترمیم کے حوالے سے کی تھی جن کی وجہ سے انہوں نے NRO لیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ موجودہ پارلیمنٹ incomplete ہے۔ اس کے متعلق بھی ایوان میں کوئی بات ہو۔ یہ پارلیمنٹ incomplete ہے۔ ایک بڑی جماعت کو آپ نے سازش اور خرید و فروخت کے ذریعے اکثریت سے اقلیت میں تبدیل کر دیا۔ دو صوبائی اسمبلیاں آج خالی پڑی ہیں۔ آئین کے مطابق آپ Elections schedule announce نہیں کر رہے ہیں۔ اس کی بھی بات کریں۔ یہ کہتے

ہیں کہ آگے چلیں۔ ہم بھی یہی بات کہتے ہیں۔ آپ الیکشن کی تاریخ دیں۔ الیکشن کرائیں اور اسمبلیوں کو بحال کریں۔ آپ عوام کی عدالت میں جائیں۔ ایسا نہیں ہوتا کہ میٹھا، میٹھا ہپ، ہپ اور کڑوا، کڑوا تھو، تھو۔ سارے عدالتوں کے فیصلے تسلیم کریں۔ آپ عدالتوں کے فیصلے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ عدالت کہتی ہے کہ الیکشن کرائیں، آپ کو کوئی جنبش نہیں ہوتی ہے۔ عدالت کہتی ہے کہ بلدیاتی الیکشن کرائیں، آپ ہلتے نہیں ہیں۔ پہلے آئین کا احترام کریں اور عدالتوں کے فیصلوں پر عمل درآمد کروائیں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وفاقی وزیر برائے قانون وانصاف۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں ایک اور وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ سپریم کورٹ نے یہ کہا تھا کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: قائد حزب اختلاف تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب کھڑے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سپریم کورٹ نے یہ کہا تھا کہ آپ نے دانستہ طور پر اسمبلیاں چھوڑیں۔ آپ کو اسمبلی میں بیٹھ کر اس legislation پر بات کرنی چاہیے تھی۔ جب وہ بل قومی اسمبلی میں آیا اور پھر یہاں آیا، میں نے اس متعلق بات کی تھی اور وہ ریکارڈ پر ہے۔ اگر آپ پارٹی کرنے نکل جائیں، مڑ کر پارلیمان کی طرف نہ دیکھیں، ایوان کی بے توقیری کریں، آٹھ مہینے پارلیمنٹ لاجز میں بیٹھیں رہیں اور ایوان آنا پسند نہ کریں تو پھر یہی بات ہوگی۔ آپ اپنے گریبان میں جھانکیں اور اپنا قبلہ درست کریں۔ جس دن وہ درست ہو گیا تو ساری چیزیں درست ہو جائیں گی۔ جو آپ کے resignations تھے، جب وہ accept ہوئے تو آپ نے رونا دھونا شروع کر دیا۔ آپ اپنا رویہ درست کیجیے۔

جناب چیئرمین: اس بحث کو چھوڑیں۔ House Business چلانے دیں۔ جی سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: یہ سپریم کورٹ کی بات کرتے ہیں، کیا ہائی کورٹ، کورٹ نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کہہ رہی ہے کہ فی الفور الیکشن کی تاریخ دیں۔ اس معاملے میں یہ منہ بند کر لیتے ہیں۔ یہ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ اپنے گریبان میں جھانکیں۔ انہوں نے گریبان چھوڑے کہاں ہیں۔ کس کا گریبان انہوں نے چھوڑا ہے۔ لوگوں کے جسموں پر انہوں نے کپڑے نہیں چھوڑے ہیں۔ کل جو

انہوں نے 124 فیصد گیس کی قیمت بڑھائی ہے، اس کے بعد کیا ہوگا۔ اگر عدالتوں کا احترام کرنا ہے تو کیا لاہور ہائی کورٹ عدالت نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ فی الفور الیکشن کی تاریخ دیں۔ جہاں تک استعفوں کی بات ہے، ذرا اسپیکر صاحب کا رویہ دیکھیں۔ ان کی satisfaction نہیں ہوتی۔ کبھی اس دروازے سے اور کبھی دوسرے دروازے سے نکل جاتے ہیں۔ جب لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ آتا ہے کہ ممبران کو بحال کیا جائے تو وہ تالا لگا کر گھر بھاگ جاتے ہیں۔ ان سے کہیں کہ بھاگنا چھوڑیں اور میدان میں آئیں۔ لوگوں کو face کریں۔ الیکشن کروائیں اور ملک کو آگے لے کر چلیں۔ ایسا نہیں ہوگا کہ یہ ستر آپ نے مانی اور وہ نہیں مانی۔ عوامی بہبود کے لئے سب سے بڑا فیصلہ لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے جس نے کہا کہ فی الفور الیکشن کی تاریخ کا اعلان کریں۔ میدان میں آئیں۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Let me take Question Hour first. I think no one is serious in taking up the Business for today. I will now read out the prorogation order received from the President. In exercise of powers conferred by clause (1) of the Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, hereby, prorogue the Senate session on the conclusion of its business on Tuesday, the 14th February, 2023.

Sd/-
(Dr. Arif Alvi)
President
Islamic Republic of Pakistan

[The House was then prorogued sine die]

Index

Senator Mian Raza Rabbani 3, 4
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 2, 3, 4, 6
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 5, 6
سینیٹر میاں رضا ربانی 3